سلسلة الكتاب والحكمة
21

عشرہ ذوالحجہ کے 44 فضائل ومسائل

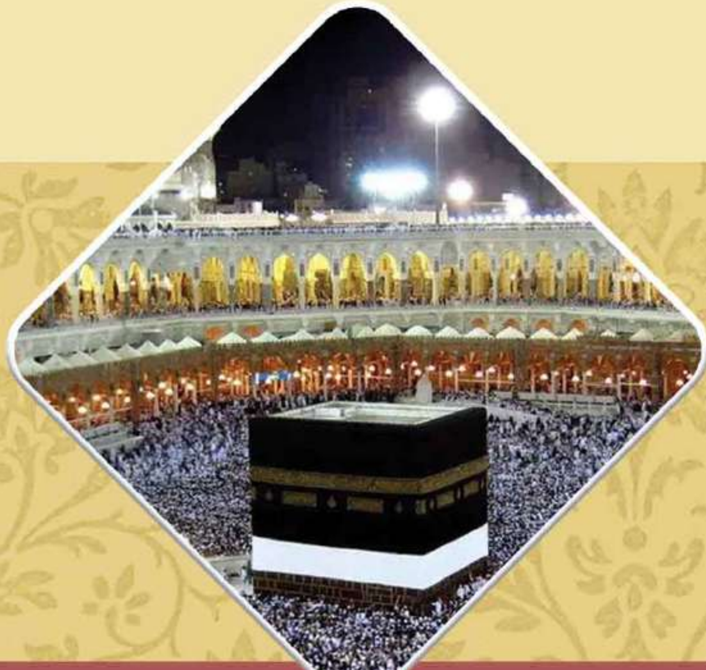

تالیف
الشیخ صالح المنجد حفظہ اللہ

ترجمہ
حافظ فیض اللہ ناصر

الحکمۃ انٹرنیشنل
AL-HIKMAH INTERNATIONAL
زندگی شعور سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ.

اس کتابچے میں ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں سے متعلق عبادات کا خلاصہ اور فوائد جمع کیے ہیں، جنہیں ہم نکات کی صورت میں بیان کریں گے۔ ربِ کریم سے دعا ہے کہ وہ قارئین کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

❶ ...... اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں درجہ بندی قائم کی ہے اور بعض کو دوسروں پر فضیلت دی ہے۔ اسی بنا پر اللہ نے کچھ مہینوں اور دنوں کو بھی دیگر پر فضیلت بخشی ہے، جیسا کہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کو دُنیا کے تمام ایام سے افضل بنایا ہے اور پھر ان میں سے بھی سب سے افضل قربانی کا دن ہے۔ اسی طرح ہفتے کے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت کا حامل جمعے کا دن ہے، راتوں میں افضل ترین ماہِ رمضان کی آخری دس راتیں ہیں اور ان میں سے بھی سب سے زیادہ فضیلت والی لیلۃ القدر ہے۔

❷ ...... سال بھر کے ایام میں ربِ کریم کی بہت سی عطائیں اور نوازشیں ہوتی ہیں، جن سے وہ اپنے موحّد بندوں کو فیض یاب کرتا ہے۔ ان ہی میں سے ماہِ ذوالحجہ کے پہلے دس ایام ہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور فرماں برداری کا عظیم موسم کہلاتے ہیں۔ اہل ایمان ان ایام کے منتظر رہتے ہیں اور اللہ کے موحّد بندوں میں ان کا بڑا شوق پایا جاتا ہے، تا کہ وہ ان کی برکات سمیٹ کر اپنی دینی زندگی کا خلل ختم کر سکیں، عبادات میں ہونے والی کمی کو پورا اور کوتاہیوں کی تلافی کر سکیں۔ سو ہمیں بھی ان ایام میں خوب عبادت و ریاضت کر کے اللہ کی رحمتوں کے اُمیدوار بن جانا چاہیے۔

❸ ...... ذوالحجہ کے ابتدائی دس دِن مطلق طور پر دنیا کے تمام دنوں سے افضل ہیں۔ جیسا کہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ)).

''ایسے کوئی ایام نہیں ہیں کہ جن میں کیا گیا نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں (میں کیے جانے والے نیک عمل) سے زیادہ محبوب ہو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)).

''(ہاں) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا، پھر اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لا پایا۔'' [1]

یعنی جو مجاہد اللہ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دے اور اپنا مال بھی خرچ کر دے، صرف وہی ان ایام میں کیے جانے والے نیک عمل کی فضیلت کو پہنچ سکتا ہے، علاوہ ازیں سبھی بڑے بڑے اعمال، فضل و شرف میں اس سے کم درجے پر ہی ہیں۔

❹ ...... ان دس دنوں میں جو فرض عبادات کی جاتی ہیں وہ عام دنوں کی فرض عبادات سے افضل ہوتی ہیں اور ان کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح ان ایام کی نفل عبادات بھی دیگر ایام کی نفل عبادات سے افضل ہوتی ہیں، البتہ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ عشرہ ذوالحجہ میں کی جانے والی نفل عبادتیں عام ایام کی فرض عبادتوں سے افضل ہیں۔ [2]

❺ ...... ان دس دنوں میں جو نماز ادا کی جاتی ہے وہ سال کے باقی ایام میں ادا کی جانے والی

---

[1] صحيح البخاري: 969، سنن الترمذي: 757

[2] فتح الباري لابن رجب: 9/ 15

نماز سے افضل ہوتی ہے، اسی طرح روزہ، تلاوتِ قرآن، ذکر الٰہی، دُعا، والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، خدمت خلق، مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ، لوگوں کو کھانا کھلانا اور فائدہ پہنچانا؛ اس جیسے تمام اعمال کا اجر وثواب بھی عام دنوں کے اجر وثواب سے کہیں زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

❻ ...... عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت دنوں پر بھی مشتمل ہے اور راتوں پر بھی، البتہ رمضان المبارک کی آخری دس راتیں ذوالحجہ کی آخری دس راتوں سے افضل ہیں۔ اس لیے کہ ان میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ جبکہ دِنوں کے اعتبار سے ذوالحجہ کے پہلے دس دن رمضان المبارک کے آخری دس دنوں سے افضل ہیں، اس لیے کہ اِن دنوں میں قربانی کا دن، عرفہ کا دن اور تَروِیَہ کا دِن ہوتا ہے (اور ان تینوں دنوں کی بڑی فضیلت ہے)۔ ❶

❼ ...... ان دس دنوں میں کچھ ایسی عظیم عبادات جمع ہو جاتی ہیں جو دیگر ایام میں نہیں ہوتیں، مثلاً حج اور قربانی۔ پھر جب ان کے ساتھ نماز، روزے اور صدقے جیسی عبادات بھی شامل ہو جاتی ہیں تو ان کی فضیلت دو چند ہو جاتی ہے۔ ❷

❽ ...... عشرہ ذوالحجہ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی راتوں کی قسم کھائی ہے، جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿وَالْفَجْرِ ۞ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۞﴾ [الفجر: 1، 2]

''فجر کی قسم! اور دس راتوں کی قسم!''

جمہور سلف مفسرین کی رائے کے مطابق ان دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کے دس ایام ہیں۔ ❸

---

❶ مجموع الفتاوى: 25/ 287، زاد المعاد: 1/ 57، تفسير ابن كثير: 5/ 416

❷ فتح الباري لابن حجر: 2/ 460

❸ تفسير ابن كثير: 8/ 390، لطائف المعارف لابن رجب، ص: 268

⑨ ...... اسی طرح ایک فضیلت یہ ہے کہ یہ وہ ''ایامِ معلومات'' ہیں جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی اس آیت میں فرمایا ہے:

﴿لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾ [الحج: 28]

''تاکہ وہ (حجاج کرام) فائدے دیکھیں جو ان کے لیے یہاں رکھے گئے ہیں اور چند معلوم دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے انہیں بخشے ہیں۔''

جمہور علماء اور اکثر مفسرین کے نزدیک أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ ❶

⑩ ...... یہ دس ایام حج کے مہینوں کے اختتامی دن ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ [البقرة: 197]

''حج کے مہینے مقرر ہیں۔''

ان مہینوں سے مراد ماہِ شوال، ماہِ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ بہت سے صحابہ کی یہی رائے ہے، جیسا کہ سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا ابن عمر، سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابن عباس اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور اکثر تابعین کا قول بھی یہی ہے۔ ❷

⑪ ...... عشرہ ذوالحجہ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ ان میں عرفہ کا دن ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے دِین کو مکمل فرما کر اہل اسلام پر اپنی نعمت کا اِتمام کر دیا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ

---

❶ تفسیر البغوی: 5/ 379، تفسیر ابن کثیر: 5/ 415، لطائف المعارف، ص: 263

❷ لطائف المعارف، ص: 269 بتصرّف.

لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: 3]

''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے، اور تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا ہے۔''

⓬ ...... عشرہ ذوالحجہ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ ان میں قربانی کا دن ہوتا ہے۔ اسے حج اکبر کا دن بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ کے ہاں یہ سب سے عظیم دن ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن قُرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)).

''اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عظمت والا دن یوم النحر (دس ذوالحجہ) ہے اور اس کے بعد یوم القرّ (گیارہ ذوالحجہ) ہے۔'' ❶

گیارہ ذوالحجہ کو یَومُ القَرّ اس لیے کہا جاتا ہے کہ لوگ طوافِ افاضہ اور قربانی سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ میں قرار پکڑتے (یعنی ٹھہرتے) اور آرام کرتے ہیں۔

⓭ ...... ان دس دنوں کا نیک عمل دیگر ایام کے عمل سے اس بنا پر بھی افضل ہوتا ہے کہ عام لوگوں کے نزدیک ان دنوں کی شرف وعظمت کے ساتھ نسبت ہے جبکہ حجاج کرام کے نزدیک ان دنوں کا زمانی احترام بھی ہوتا ہے اور مکانی بھی۔ یعنی وہ یہ دس دن مقدس مقام پر گزارتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی عظمت کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

⓮ ...... سلف صالح رحمہم اللہ ان دس ایام میں مختلف نوعیت کی عبادات و طاعات بجا لانے کے لیے شدید شوق اور رغبت کا مظاہرہ کیا کرتے اور وہ ان دنوں کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔

عظیم تابعی سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ جب یہ دس دن شروع ہو جاتے تو وہ اللہ کی بندگی میں خوب محنت و ریاضت کرتے، حتیٰ کہ کسی میں بھی ان جیسے اعمال کرنے کی

❶ سنن أبي داود: 1765

قدرت نہ ہوتی۔ آپ ان دس ایام کی راتوں میں عبادت کرنے کی بہت ترغیب دیا کرتے اور فرماتے:

لَا تُطْفِئُوا سُرُجَكُمْ لَيَالِي الْعَشْرِ.

''عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو۔''[1]

یعنی یہ راتیں سو کر مت گزارا کرو بلکہ اللہ کی عبادت کے لیے شب بیدار رہا کرو۔

ابوعثمان النھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانُوا يُعَظِّمُونَ ثَلَاثَ عَشَرَاتٍ: الْعَشْرُ الْأَخِيرُ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْعَشْرُ الْأَوَّلُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَالْعَشْرُ الْأَوَّلُ مِنَ الْمُحَرَّمِ.

''اسلاف تین عشروں کی تعظیم کیا کرتے تھے: رمضان کا آخری عشرہ، ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور محرم کا پہلا عشرہ۔''[2]

۱۵ ...... مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان دس دنوں میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اپنے شب و روز اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رضامندی والے کاموں میں صرف کرے اور اپنے اوقات کو اس انداز میں مرتب کرے کہ ہر لمحہ اللہ کی فرماں برداری اور اس کے تقرب کے حصول کا باعث بن جائے۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم رمضان المبارک میں تو اپنے آپ کو خوب مستعد کر لیتے ہیں اور اطاعت و عمل کے لیے ہمارا شوق خوب بڑھ جاتا ہے لیکن عشرہ ذوالحجہ میں سست پڑے رہتے ہیں اور نیکیاں کمانے کی چنداں کوشش نہیں کرتے، حالانکہ یہ ایام رمضان المبارک سے زیادہ عظمت والے ہیں اور ان دنوں میں کیا جانے والا عمل اللہ کے ہاں ماہِ رمضان والے اعمال سے زیادہ محبوب و افضل ہوتا ہے!

---

[1] حلية الأولياء: 4/ 281

[2] لطائف المعارف، ص: 84

⓰ ...... خبردار! ان دس دِنوں کو سونے، گپ شپ لگانے، غیر ضروری ملاقاتوں، ویڈیوز دیکھنے اور سوشل میڈیا میں مشغول رہنے میں ضائع نہ کیجیے، کیونکہ یہ ایسے قیمتی ایام ہیں کہ جن کا کوئی متبادل نہیں ہے۔

⓱ ...... ان دس ایام میں سب سے افضل عمل ''حجِ مبرور'' ہوتا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالحَجُّ المَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الجَنَّةُ)).

''حجِ مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔'' ❶

بالخصوص جب آدمی فرض حج ادا کر رہا ہو تو وہ نیکی کی کامل ترین صورتیں اپنائے ہوئے ہوتا ہے، یعنی وہ واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب کے ساتھ ساتھ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، سلام کہنے، کھانا کھلانے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے، مناسکِ حج ادا کرنے، بلند آواز سے تلبیہ کہنے اور قربانی کرنے جیسے عظیم اعمال بھی ادا کرتا ہے۔ ❷

⓲ ...... ان دس دنوں میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا مسنون عمل ہے۔ چنانچہ ہمیں ہر وقت اور ہر حالت میں، یعنی اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اللہ کا ذکر کرتے رہنا چاہیے۔

⓳ ...... ان مبارک ایام میں کثرت سے تہلیل، تکبیر اور تحمید کا اہتمام کرنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ، وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ)).

''ایسے کوئی ایام نہیں کہ جن میں عمل کرنا اِن دس دنوں سے زیادہ اللہ کے ہاں

---

❶ صحيح البخاري: 1773، صحيح مسلم: 1349

❷ لطائف المعارف، ص: 264، فتح الباري لابن رجب: 9/ 14

عظیم اور محبوب ہو، لہٰذا تم ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَر اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھا کرو۔'' ❶

❿ ...... اَللّٰهُ اَكْبَر ، سُبْحَانَ اللّٰه ، اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یہ ایسے اذکار ہیں جو باقیات صالحات میں شمار ہوتے ہیں، ان کو پڑھنے سے جنت میں درخت لگتے ہیں، یہ اللہ کے محبوب ترین کلمات ہیں اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کو یہ کلمات پڑھنا دُنیا کی ہر ایک شے سے زیادہ محبوب تھا۔

ان ایام میں بلند آواز سے ذکر کرتے رہا کیجیے، خواہ آپ کھڑے ہیں، بیٹھے ہیں، سوار ہیں یا چل رہے ہیں، گھر میں ہیں یا روڈ پر، مسجد میں ہیں یا راستے میں، بازار میں ہیں یا اپنے کام کی جگہ میں؛ جہاں بھی ہیں زبان پر ان کلمات کا وِرد جاری رکھیے۔

⓫ ...... عوام و خواص کو چاہیے کہ مجمع، محفل اور گھر؛ ہر جگہ بلند آواز سے تکبیرات کہیں۔ لاؤڈ اسپیکرز یا دیگر آلات کے ساتھ اعلان کے ذریعے مختلف مقامات پر اس عمل کی ترویج کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

⓬ ...... سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان دس دنوں میں بازاروں میں نکل جایا کرتے اور تکبیرات کہا کرتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر لوگ بھی تکبیرات کہنے لگتے۔

عظیم تابعی میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَإِنَّهُمْ لَيُكَبِّرُونَ فِي العَشْرِ ، حَتّٰى كُنْتُ أُشَبِّهُهُ بِالْأَمْوَاجِ مِنْ كَثْرَتِهَا.

''میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ وہ عشرہ ذوالحجہ میں اس قدر تکبیرات کہا کرتے تھے کہ میں ان کی کثرت کے باعث اس عمل کو (سمندر کی) موجوں سے تشبیہ دیا کرتا تھا۔'' ❷

---

❶ مسند أحمد: 5446

❷ فتح الباري لابن رجب: 9/ 9

۲۳..... ان دس ایام میں تکبیرات پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم نصرتِ الٰہی کی بشارت کو بھی یاد رکھیں۔ اس لیے کہ خیبر وغیرہ تکبیر ہی کے ساتھ فتح ہوئے تھے اور اللہ کے اِذن سے دشمنانِ اسلام شکست خوردہ ہوئے تھے۔

۲۴..... تکبیر کی دو قسمیں ہیں: ① مطلق ② مقید

تکبیر مطلق: اس سے مراد وہ تکبیر ہے جو پورے عشرے میں پڑھی جاتی ہے اور ایامِ تشریق کے آخری دن اس کا اختتام ہوتا ہے۔ نیز یہ ہر وقت، ہر حالت اور ہر ایسی جگہ پر پڑھی جاسکتی ہے جہاں اللہ کا ذکر کرنا جائز ہو اور یہ تکبیر بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ﴾ [الحج: 28]

''اور وہ (حجاج کرام) چند معلوم دنوں میں اللہ کے نام کا ذِکر کریں۔''

۲۵..... **تکبیر مقیّد:** اس سے مراد وہ تکبیر ہے جو فرض نمازوں کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس کا وقت غیرِ حجاج کے لیے یومِ عرفہ کی فجر سے جبکہ حجاج کرام کے لیے نحر کے دن ظہر سے شروع ہوتا ہے اور ایامِ تشریق کے تیسرے دن عصر کے بعد ختم ہوتا ہے۔

مختلف آثار و روایات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف رحمہم اللہ سے تکبیر مطلق اور تکبیر مقید کا سب سے بہترین وقت یہی منقول ہے۔

۲۶..... روایات میں بیان ہونے والے الفاظِ تکبیر یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

۲۷..... ذوالحجہ کے نو ایام کا یا جتنے بھی دنوں کا ممکن ہو سکے روزہ رکھنا مستحب ہے۔ احادیث میں ان روزوں کا تذکرہ موجود ہے اور اسلاف سے ان پر عمل بھی ثابت ہے۔

روزے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں اور جہنم سے بچانے کے لیے ڈھال کا کام

دیتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ صَامَ یَوْمًا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ ، بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِینَ خَرِیفًا)).

''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دُور کردے گا۔'' ❶

۲۸ ...... یومِ عرفہ (9 ذوالحجہ) کا روزہ غیر حجاج (یعنی جو لوگ حج پر نہ گئے ہوں) کے لیے ایک مسنون اور بہت فائدے والا عمل ہے، کیونکہ اس کی بڑی فضیلت ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ أَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِی قَبْلَهٗ، وَالسَّنَةَ الَّتِی بَعْدَهٗ)).

''یومِ عرفہ کے روزے کے متعلق میں اللہ سے اُمید رکھتا ہوں کہ یہ پچھلے سال کے گناہوں کا بھی کفارہ بن جائے گا اور اگلے سال کے گناہوں کا بھی۔'' ❷

۲۹ ...... یومِ عرفہ سمیت دیگر ایام کے معین نفل روزوں کے متعلق صحیح ترین مؤقف یہی ہے کہ ان کی نیت رات ہی کو کر لی جائے، تاکہ ان کا کامل اجر ملے اور کسی قسم کی کمی نہ رہے۔

۳۰ ...... آپ اپنے بیوی بچوں، رشتے داروں اور دوست واحباب کو بھی تاکید کیجیے کہ وہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھیں۔

معروف تابعی سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

أَیْقِظُوا خَدَمَکُمْ یَتَسَحَّرُونَ لِصَومِ یَومِ عَرَفَةَ.

---

❶ صحیح مسلم: 1153

❷ صحیح مسلم: 1162

''اپنے خادموں (ملازموں) کو بھی بیدار کیا کرو، تاکہ وہ بھی یومِ عرفہ کے روزے کی سحری کھائیں۔'' ❶

◆ ۳۱..... اس بات کو یقینی بنائیے کہ یومِ عرفہ کا سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی آپ کے گناہوں کا سورج بھی غروب ہو جائے (یعنی اتنے نیک اعمال کیجیے کہ وہ ان دس ایام کے اختتام تک آپ کے سبھی گناہوں کا خاتمہ کر دیں اور آپ آئندہ گناہوں سے بچنے کا عزم بھی کر لیجیے)۔

◆ ۳۲..... سب سے نفع بخش تجارت یہ ہے کہ ان دس ایام میں کم از کم ایک بار مکمل قرآن کی تلاوت ضرور کر لی جائے۔ یہ تلاوت جلد بازی میں نہ ہو بلکہ پورے فہم اور تدبر کے ساتھ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا فرمائے گا بلکہ ان ایام میں تو ان نیکیوں کے کئی گنا بڑھ جانے کا قوی امکان ہے۔

◆ ۳۳..... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)).

''فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے۔'' ❷

اس فضیلت سے واقف ہر مسلمان ان دس ایام میں قیام اللیل میں کوتاہی نہیں کرے گا، جیسے وہ ماہِ رمضان میں اہتمام کے ساتھ رات کا قیام کرتا ہے ویسے ہی وہ اس عشرے کی راتیں بھی رب تعالیٰ کے سامنے قیام و رکوع اور سجدہ ریزی میں گزارے گا۔

◆ ۳۴..... ان دس ایام میں آپ کا شمار ان سعادت مندوں میں ضرور ہونا چاہیے جن کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمائے ہیں:

﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ﴾ [آل عمران: 17]

---

❶ حلية الأولياء: 4/ 281

❷ صحيح مسلم: 1163

''رات کی آخری گھڑیوں میں استغفار کرنے والے۔''

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۞ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۞﴾ [الذاريات: 17، 18]

''وہ رات کے بہت تھوڑے حصے میں سوتے تھے اور رات کی آخری گھڑیوں میں (اپنے گناہوں کی) بخشش مانگتے تھے۔''

رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتا ہے اور دعائیں مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے، گویا یہ دُعا اور استغفار کے قبول ہونے کا وقت ہے، لہٰذا اس قیمتی وقت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اے اللہ! تو ہمیں اپنے فضل سے محروم نہ کرنا۔

۳۵ ...... امورِ اطاعت میں سے ایک نہایت جلیل القدر عمل ''صدقہ'' ہے۔

صدقے کے بہت سے فضائل ہیں:

① یہ بندے کیا ایمان کی دلیل اور سچا مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ ② روزِ قیامت آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔ ③ صدقہ برے حادثات سے بچاتا ہے۔ ④ اس سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ ⑤ یہ رب تعالیٰ کے غضب کو ختم کرتا ہے۔ ⑥ صدقہ مال میں برکت اور رزق میں اضافے کا سبب ہے۔ ⑦ صدقہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ مزید نعمتوں سے نوازتا ہے۔

جیسا کہ واضح کیا جا چکا ہے کہ یہ عشرہ دیگر تمام دنوں سے افضل ہے۔ اس لیے اس میں صدقہ و خیرات کا بھی زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔ ان دنوں میں کیا ہوا صدقہ کئی گنا زیادہ اجر حاصل کرتا ہے اور صدقے کے مذکورہ فضائل بھی عام دنوں سے کہیں زیادہ حاصل ہوں گے۔

۳۶ ...... اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل یہ ہے کہ آپ کسی مسلمان کو خوشی پہنچائیں۔ اُس کے ساتھ اچھا سلوک کر کے، اس پر صدقہ کر کے یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر کے۔ جب

عام دنوں میں اللہ تعالیٰ کو اس عمل سے اتنی محبت ہے تو سوچیے کہ ان ایام میں اس محبت کا کیا عالم ہوگا؟!

۳۷..... نیکی کا ایک بہترین کام یہ ہے کہ آپ حج پر جانے والے احباب کے گھر والوں کا خیال رکھیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور ان کے بچوں کی نگہداشت کریں۔ اس کی بڑی پیاری فضیلت ہے۔ سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا، أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ، أَوْ فَطَّرَ صَائِمًا، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ)).

''جس نے مجاہد کو (سامانِ جنگ دے کر) تیار کیا، یا حاجی کی تیاری میں مدد کی، یا اس کے بعد اس کے گھر والوں کا خیال رکھا، یا روزے دار کی افطاری کروائی، تو اسے بھی ان کے برابر ہی اجر ملے گا جبکہ ان سب کے اجر میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔'' [1]

مجاہد یا حاجی کے گھر والوں کا خیال رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے جانے کے بعد اس کا قائم مقام بن جائے، اس کے اہل خانہ کی خدمت کرے اور ان کے کام کاج کرنے کی ذمہ داری سنبھال لے۔

۳۸..... اس عشرے کی عظیم عبادات میں سے نمازِ عید کی ادائیگی اور قربانی کرنا بھی ہے۔ یہ دونوں رسولِ کریم ﷺ کی بہت پیاری سنتیں ہیں۔ ان ہی کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ [الكوثر: 2]

''اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کیجیے۔''

---

[1] صحيح ابن خزيمة: 2064

۳۹ ...... جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے پہلے اپنے بال اور ناخن وغیرہ کاٹ لے اور پھر چاند نظر آنے کے بعد سے قربانی کر لینے تک نہ کاٹے۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)).

''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن مت کاٹے۔'' ❶

ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

((حَتّٰى يُضَحِّيَ)).

''حتیٰ کہ قربانی کر لے۔'' ❷

۴۰ ...... جو شخص اپنی منزل اور مقصد کی اہمیت اور عظمت سے واقف ہو جاتا ہے اُس کے لیے اس کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔

آگاہ رہیں! اللہ کا سامانِ تجارت بڑا ہی قیمتی ہے۔ سنو! اللہ کا سامانِ تجارت جنت ہے۔ سو ہمیں بڑھ چڑھ کر نیک اعمال کرنے چاہئیں، گناہوں اور نافرمانیوں کو چھوڑ کر اللہ کے حضور میں پکی سچی توبہ کرنی چاہیے، اللہ کے ساتھ اپنی بے وفائیوں پر شرمندہ ہونا چاہیے، اس کے حکم سے سرتابی نہ کرنے کا عزم کر لینا چاہیے، اگر کسی آدمی کا حق مارا ہے تو اس کا حق ادا کر دینا چاہیے اور اس عشرے میں اللہ کے ساتھ تجدید عہد کا آغاز کرنا چاہیے۔

رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْآ اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ

---

❶ صحيح مسلم: (41) 1977

❷ صحيح مسلم: (42) 1977

اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ [التحريم: 8]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف توبہ کرو، خالص توبہ، ممکن ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں دُور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔''

۴۱ ..... مسلمان کی فقاہت کی یہ نشانی ہے کہ وہ اس عشرے میں تمام اہم عبادات کا ایک ساتھ اہتمام کرتا رہے، جیسا کہ نماز، روزہ، ذکر، تلاوت، صدقہ اور وہ تمام اعمالِ صالحہ جن کا فائدہ دوسروں کو ہوسکتا ہے، تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

۴۲ ..... اس عشرے میں نیک اعمال کے اہتمام اور گناہوں سے اجتناب کے ذریعے مسلمان کی یہ تربیت ہوتی ہے کہ وہ خود کو شعائر اللہ کی تعظیم کرنے اور حدود اللہ کا خیال رکھنے کا پابند بنائے۔ یہ دس ایام حرمت والے مہینے میں ہی آتے ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصی حکم دیا ہے:

﴿فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ﴾ [التوبة: 36]

''تم ان (حرمت والے مہینوں) میں اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج: 32]

''اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یقیناً یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿ذٰلِكَ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ [الحج: 30]

''اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرتا ہے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے ہاں بہتر ہے۔''

لہٰذا ان ایام کا احترام کرتے ہوئے ہر قسم کے ظلم و زیادتی اور گناہ و نافرمانی سے بچ کر رہیں، تاکہ ہمارے دل تقویٰ کی بہار سے شاداب ہو سکیں۔

۲۳...... ان دس ایام میں نیک اعمال کرنا، فرماں برداری بجا لانا، خیر و بھلائی کا زادِ راہ لینا، گناہوں سے دُور رہنا اور یہ سوچ کر ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ فوائد اٹھانا کہ یہ پورے سال میں دوبارہ نہیں آئیں گے؛ یہ امور انسان کو اطاعتِ الٰہی کا خوگر بنا کر اور اس کے ایمان کو بڑھا کر اس کی ایسی تربیت کر دیتے ہیں کہ سال بھر کے لیے نیکی کا اشتیاق اور برائی سے بیزاری پیدا ہو سکتی ہے۔

۲۴...... ہماری ازواج و اولاد ہمارے پاس اللہ کی امانت ہیں اور ہم اس کے سامنے اس امانت کے بارے میں جوابدہ ہیں۔ جیسا کہ رسولِ کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)).

''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال ہوگا۔'' [1]

لہٰذا ہمیں اپنی اولاد کی یہ بھی تربیت کرنی چاہیے کہ وہ عشرہ ذوالحجہ کی تعظیم کریں، انہیں ان ایام میں نیکی کے کاموں کی ترغیب دینی چاہیے، عبادات و طاعات پر عمل پیرا ہونے کی مشق کروانی چاہیے اور یہ عشرہ شروع ہونے سے پہلے ہی ان کو اس کے فضائل سنانے چاہئیں، تاکہ وہ شوق کے ساتھ اس کی تیاری شروع کر دیں۔ نیز اس عشرے کی تعظیم کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں ہمیں اپنے اہل خانہ کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

یہ موقع غنیمت ہے! اور یہ فائدہ اٹھانے کا وقت ہے!

اَجل سے پہلے عمل کر لیجیے...... اَجل سے پہلے عمل کر لیجیے!

وَاللّٰهُ يُوَفِّقُنَا لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى.

---

[1] صحیح البخاري: 893، صحیح مسلم: 1829

الحکمۃ انٹرنیشنل

شعبہ جات

شعبہِ ایجوکیشن

تحقیق و تالیف

دعوت و تبلیغ

الحکمۃ انٹرنیشنل
AL-HIKMAH INTERNATIONAL
زندگی شعور سے

خدمتِ خلق

میڈیا اینڈ ورکشاپس

دار القضاء والإفتاء

E - 785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک لاہور

0301-5989211 / 0301-4843312

Alhikmah International | alhikmahinternational.org | +92 301 4843 312